مسلم رفاہی تنظیموں پر جارحیت

سلیم منصور خالد

جارحیت کسی اخلاق کی پابند نہیں ہوتی۔ دورِ حاضر میں مسلم دنیا جس ہمہ گیر جارحیت کا سامنا کر رہی ہے، یہ کوئی وقتی اُبال نہیں ہے۔ ماضی میں اس جارحیت کا انداز مختلف تھا، یعنی محاذ جنگ، الزامی پروپیگنڈا اور پھر سازش کا سہارا۔ تاہم موجودہ دور میں دشمن نے ان اسالیب کو اختیار کرنے کے ساتھ، مسلم اُمت کے فعال کارکنوں اور بزرگوں کی زبان بندی، روابط و تعلقات کی تنسیخ اور اظہار و بیان کے حق کے تعطل کو بطور ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ اس ظلم کے فتنوں کو اُبھارنے کے لیے بین الاقوامی اداروں اور ریاستی وسائل سے مدد لی جاتی ہے اور مسلم دنیا کے باج گزار حکمرانوں کی معاونت سے، خود مسلم دنیا پر عذاب مسلط کرنے کے منصوبوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اسی تسلسل کی ایک کڑی الرشید ٹرسٹ اور الاختر ٹرسٹ پر عائد کی جانے والی پابندیاں ہیں۔

تفصیلات کے مطابق ۱۸ فروری ۲۰۰۷ء کو امریکی حکومت نے کہا کہ الرشید اور الاختر ٹرسٹ کے رفاہی پردے میں دہشت گردی کی پشت پناہی ہو رہی ہے۔ جس پر اسی رات پاکستانی وزارتِ خارجہ کے حکم پر ان دونوں تنظیموں کے دفاتر پر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے دھاوا بول دیا۔ راولپنڈی کے موتی پلازا اور کراچی کی طارق روڈ پر ان کے دفاتر نشانہ بنائے گئے۔ سیکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر کے صرف الرشید ٹرسٹ کے ۲۸ دفاتر سربمہر کر دیے۔ بنکوں میں کھاتے منجمد کر دیے، رفاہی منصوبوں کو معطل کرنے کی جانب پیش قدمی کی، جرائد کی اشاعت منسوخ کرنے اور انٹرنیٹ ویب سائٹس روک دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے وضاحت کرتے

ہوئے کہا: ’’ہم اقوام متحدہ کی پابندیاں عائد کرنے والی کمیٹی کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں‘‘۔

۲۰۰۱ء میں امریکی صدر کے حکم پر حکومت پاکستان نے الرشید ٹرسٹ کے مالی وسائل منجمد اور دفاتر سربمہر کردیے۔ الرشید ٹرسٹ نے سندھ کی عدالت عالیہ میں دادرسی کے لیے رجوع کیا جس نے اگست ۲۰۰۳ء میں ٹرسٹ کو بحال کردیا۔ ۲۰۰۵ء کے زلزلے میں اس ٹرسٹ نے غیرمعمولی خدمات انجام دیں۔ لیکن اب پھر ان ملّی وقومی اداروں کو ہدف بنایا جا رہا ہے۔

اس جارحیت کے متعدد مضمرات ہیں، جن پر ٹھنڈے ذہن کے ساتھ غور کرنا ملک وملّت کے ہر بہی خواہ کی ذمہ داری ہے۔ بعض قابلِ غور پہلو:

- موجودہ زمانے میں مغربی بالخصوص امریکی حکمران منصوبے بناتے اور پھر اقوام متحدہ جیسے غلام ادارے کی مدد حاصل کر کے، بڑی بڑی حکومتوں کو اس پر عمل کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ اب اس عالمی ادارے سے تہذیبی یلغار اور سیاسی غلامی کے قوانین جاری ہوتے ہیں۔
- وہ مسلم تنظیمیں جن کی رفاہی اور غیرسیاسی و بےلوث خدمات کا اعتراف خود کافروں کو ہے اور مسلم دنیا کے حکمران بھی جن کے معترف ہیں، ان کی خدمات سے استفادہ کرنے کے بعد انھی کو تباہ کرنے کے لیے پیش قدمی کی جاتی ہے۔ یہ بدترین قسم کی احسان فراموشی ہے۔
- انسانیت دوست تنظیموں کے ڈھانچے کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ معلوم نہیں، کب کس کے لیے بارگاہِ واشنگٹن سے حکم نازل ہوجائے۔
- اس اقدام کی زد اُن ہزاروں لاکھوں لوگوں پر پڑتی ہے جن کی مصیبت اور پریشانی میں یہ ادارے کام آتے ہیں۔

کیا ہمارے حکمرانوں کو اب بھی نظر نہیں آتا کہ امریکا پاکستان کا دوست نہیں۔ اب تو روز بےوفائی کا اظہار ہوتا ہے، لیکن اب بھی وہ خوشی خوشی ان احکامات کی بھی تعمیل کرتے ہیں جو صاف صاف پاکستان کے مفاد کے خلاف اور اس کے شہریوں کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ کاش! اس ملک میں رائے عامہ بیدار ہوتی تو حکومت کو اس قسم کا اقدام کرنے کا حوصلہ ہی نہ ہوتا۔